زیر سرپرستی: یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ
بالمقابل چڑیا گھر ○ شاہراہ قائد اعظم ○ لاہور- 54000
پوسٹ بکس نمبر 2074 فیکس: 042-6370371 فون: 042-6373310
E-mail: khanqahlhr@hotmail.com

ناشر: انجمن احیاء السنۃ (رجسٹرڈ)
نصیر آباد ○ باغبانپورہ ○ لاہور پوسٹ کوڈ: 54920
فون: 6551774 - 042-6861584

آخر موت ہے

آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور

عمر یہ اک دن گزرنی ہے ضرور
قبر میں میّت اُترنی ہے ضرور

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

تصنیف:

حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب غوری مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ مجاز

حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہ

انجمن احیاء السنہ (رجسٹرڈ) نفیر آباد ○ باغبانپورہ ○ لاہور پوسٹ کوڈ: 54920
فون: 6551774 -

عنوان کتاب ______ مراقبۂ موت مع درسِ عبرت

کلام ______ حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب غوریؒ مجذوبؒ رحمۃ اللہ علیہ

ملنے کے پتے

لٹریچر کی ترسیل بذریعہ ڈاک صرف ان پتوں سے ہوتی ہے۔

یادگار خانقاہ اِمدادیہ اشرفیہ

بالمقابل چڑیا گھر۔ شاہراہِ قائدِ اعظم۔ لاھور ۔ پوسٹ بکس نمبر :54000

پوسٹ بکس نمبر 2074 فیکس: 042-6370371 فون :042-6373310

E-mail: khanqahlhr@hotmail.com

انجمن احیاء السنہ (رجسٹرڈ) نفیر آباد ، باغبانپورہ ، لاہور پوسٹ کوڈ : 54920

فون :6551774 -

نگران اشاعت ڈاکٹر عبد المقیم خلیفہ مجاز : عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

رہائش 32 راجپوت بلاک نفیر آباد باغبانپورہ ۔ لاہور فون :042-6551774 -

Mobile:0300-9489624 E-mail: dramuqueem@yahoo.com

جامعہ دار العلوم الاسلامیہ

کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن
پرانی انارکلی چرچ روڈ لاہور

برادرِ عزیز عبدُ المقیم صاحب زید مجدکم
السّلامُ علیکم ورحمۃُ اللہ

آپ کے ذوقِ طباعت کو دیکھ کر بہت ہی مسرت ہوتی ہے اور آپ کے لئے صمیمِ قلب سے دُعائیں نکلتی ہیں ۔

اللہ کرے ذوقِ پسند اور زیادہ

اصل میں یہ سب کچھ آپ کے تعلق مع اللہ اور سلسلہ سے قلبی لگاؤ کا ثمرہ ہے اس وقت مراقبۂ موت اور درسِ عبرت کی طباعت کے اہتمام میں آپ کی اَن تھک کاوش، سلیقہ مندی آپ کے ذوق کی بُلندی کی دلیل ہے ۔ میرے دِل سے تو یہی دُعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو سلسلہ امدادیہ اشرفیہ کی اعلیٰ ترین نسبتیں عطا فرمائے اور سلسلہ کے تمام اکابر کی برکتوں سے تمام وابستگان کو حظِ وافر عطا فرماتے ۔ آمین ۔

والسّلام

(دستخط مُبارک)

(شیخ الحدیث حضرت مَولانا) مُشرف علی تھانوی (صاحب دامت برکاتہم وعمّت فیوضہم)
(مہتمم) خادم جامعہ دار العُلوم الاسلامیّہ ۔ لاہور
۲۵ رجب ۱۴۲۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مراقبۂ موت

تو برائے بندگی ہے یاد رکھ　　بہرِ سر[1] افگندگی ہے یاد رکھ
ورنہ پھر شرمندگی ہے یاد رکھ　　چند روزہ زندگی ہے یاد رکھ

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

تُو نے منصب بھی اگر پایا تو کیا　　گنجِ سیم[2] و زر بھی ہاتھ آیا تو کیا
قصرِ[3] عالیشاں بھی بنوایا تو کیا　　دبدبہ بھی اپنا دِکھلایا تو کیا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

---

[1] سر جھکانا خدا کے سامنے　　[2] سونے چاندی کا خزانہ
[3] محل

قیصر[1] اور سکندر[2] و جم[3] چل بسے — زال[4] اور سہراب و رستم چل بسے

کیسے کیسے شیر و ضیغم[5] چل بسے — سب دکھا کر اپنا دم خم چل بسے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

کیسے کیسے گھر اُجاڑے موت نے — کھیل کتنوں کے بگاڑے موت نے

پیلتن[6] کیا کیا پچھاڑے موت نے — سرو قد[7] قبروں میں گاڑے موت نے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

کُوچ ہاں اے بیخبر ہونے کو ہے — تابکے غفلت سحر[8] ہونے کو ہے

باندھ لے توشہ سفر ہونے کو ہے — ختم ہر فردِ بشر ہونے کو ہے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

---

۱ بادشاہِ روم ۲ سکندرِ اعظم ۳ جمشید بادشاہ ۴ زال، سہراب، رستم مشہور پہلوانوں کے نام

۵ شیر، مراد بہادر ۶ ہاتھی سے بدن والا یعنی قوی ۷ سرو کا ساقد، مراد سیدھا، سڈول ۸ صبح

نفس اور شیطاں ہیں خنجر در بغل　　وار ہونے کو ہے اَے غافِل سنبھل

آنہ جائے دین و ایماں میں خلل　　باز آ، ہاں باز آ اَے بَد عمل

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

دفعتہً سر پر جو آپہنچے اجل　　پھر کہاں تو اور کہاں دار العمل

جائے گا یہ بے بہا[1] موقع نکل　　پھر نہ ہاتھ آئے گی عمرِ بے بدل

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

تجھ کو غافِل فکرِ عقبیٰ[2] کچھ نہیں　　کھا نہ دھوکا، عیشِ دُنیا کچھ نہیں

زندگی چند روزہ کچھ نہیں　　کچھ نہیں اس کا بھروسہ کچھ نہیں

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

---

[1] قیمتی

[2] آخرت کی فِکر

ہے یہ لطف و عیش دُنیا چند روز　　ہے یہ دورِ جام[1] و مینا[2] چند روز
دارِ فانی[3] میں ہے رہنا چند روز　　اب تو کر لے کارِ عقبےٰ چند روز

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

عشرتِ[4] دُنیائے فانی ہیچ ہے　　پیشِ[5] عیش جاودانی[6] ہیچ ہے
مٹنے والی شادمانی[7] ہیچ ہے　　چند روزہ زندگانی ہیچ ہے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

ہو رہی ہے عمر مثلِ برف کم　　چپکے چپکے رفتہ[8] رفتہ دم بدم
سانس ہے اک راہروِ ملکِ عدم[9]　　دفعۃً اک روز یہ جائے گا تھم

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

---

[1] پیالہ [2] صراحی شراب کی [3] مٹنے والا گھر یعنی دُنیا [4] عیش و آرام
[5] بمقابلہ [6] ہمیشہ کا [7] خوشی [8] آہستہ آہستہ [9] آخرت

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن　　قبر میں ہو گا ٹھکانا ایک دن
مُنہ خدا کو ہے دکھانا ایک دن　　اَب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

سب کے سب ہیں رَہ رَوِ[1] کُوئے[2] فنا　　جا رہا ہے ہر کوئی سُوئے فنا
بہہ رہی ہے ہر طرف جُوئے[3] فنا　　آتی ہے ہر چیز سے بُوئے فنا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

چند روزہ ہے یہ دُنیا کی بہار　　دِل لگا اِس سے نہ غافِل زِینہار[4]
عُمر اپنی یُوں نہ غفلت میں گذار　　ہوشیار اے محوِ غفلت[5] ہوشیار

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

---

[1] چلنے والا　[2] گلی　[3] ندی　[4] ہرگز
[5] غفلت میں ڈوبا ہوا۔

آخرت کی فکر کرنی ہے ضرور　　جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور
عُمر یہ اک دِن گذرنی ہے ضرور　　قبر میں میّت[1] اُترنی ہے ضرور

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

آنے والی کِس سے ٹالی جائے گی　　جان ٹھہری جانے والی جائے گی
رُوح رگ رگ سے نکالی جائے گی　　تجھ پہ اک دن خاک ڈالی جائے گی

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

توسنِ[2] عُمرِ رواں[3] ہے تیز رَو[4]　　چھوڑ سب فکریں لگا مولیٰ سے لَو[5]
گندم از گندم بروید جَو ز جَو[6]　　از مکافاتِ عمل غافل مشو

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

---

۱ مُردہ ۲ گھوڑا ۳ گذرنے والی ۴ تیز دوڑنے والا ۵ تعلق، محبّت
۶ گیہوں بونے سے گیہوں اُگتا ہے، جَو بونے سے جَو، یعنی جیسا کروگے ویسا پاؤ گے۔

بزمِ[1] عالم میں فنا کا دَور ہے　　جائے عبرت ہے مقامِ غور ہے

تو ہے غافل کیا یہ تیرا طَور ہے　　بس کوئی دِن زندگانی اور ہے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

سخت سخت امراض گو تو سہہ گیا　　چارہ گر[2] گو سخت جاں بھی کہہ گیا

کیا ہُوا کچھ دِن جو زندہ رہ گیا　　اِک جہاں سیلِ[3] فنا میں بہہ گیا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

لاکھ ہو قبضہ میں تیرے سیم و زر　　لاکھ ہوں بالیں[4] پہ تیرے چارہ گر

لاکھ تو قلعوں کے اندر چُھپ مگر　　موت سے ہرگز نہیں کوئی مفر[5]

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

---

[1] مجلس　[2] حکیم، ڈاکٹر　[3] سیلاب　[4] سرہانے

[5] بھاگنے کا موقع۔

زور یہ تیرا نہ بَل کام آئے گا　　اور نہ یہ طولِ[1] امل کام آئے گا
کچھ نہ ہنگامِ[2] اجل کام آئے گا　　ہاں مگر اچھّا عمل کام آئے گا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

سرکشی زیرِ فلک[3] زیبا[4] نہیں　　دیکھ جانا ہے تجھے زیرِ زمین
جَب تجھے مرنا ہے اک دن بالیقیں　　چھوڑ فکرِ این[5] و آں کر فکرِ دیں

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

بہرِ غفلت یہ تری ہستی نہیں　　دیکھ جنّت اس قدر سستی نہیں
رہ گذر[6] دنیا ہے یہ بستی نہیں　　جائے عیش و عشرت و مستی نہیں

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

---

[1] لمبی امیدیں [2] موت کے وقت [3] آسمان کے نیچے یعنی دُنیا [4] اچھی
[5] اِدھر اُدھر کا فکر چھوڑ اور دین کا فکر کر [6] راستہ و گذرگاہ

عیش کر غافل نہ تُو آرام کر　　مال حاصل کر نہ پیدا نام کر
یادِ حق دُنیا میں صُبح و شام کر　　جس لیے آیا ہے تُو وہ کام کر

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

مال و دولت کا بڑھانا ہے عبث[1]　　زائد از حاجت کمانا ہے عبث
دِل کا دُنیا سے لگانا ہے عبث　　رہ گزر کو گھر بنانا ہے عبث

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

عیش و عشرت کیلئے انساں نہیں　　یاد رکھ تُو بندہ ہے مہماں نہیں
غفلت و مستی تجھے شایاں[2] نہیں　　بندگی کر تُو، اگر ناداں نہیں

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

---

[1] فضول
[2] مناسب نہیں

حُسنِ ظاہر پر اگر تُو جائے گا　　عالمِ فانی سے دھوکا کھائے گا
یہ منقّش[1] سانپ ہے، ڈس جائے گا　　رہ نہ غافِل یاد رکھ پچھتائے گا

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

دفن خود صد ہا کیے زیرِ زمیں　　پھر بھی مرنے کا نہیں حق الیقیں
تجھ سے بڑھ کر بھی کوئی غافِل نہیں　　کچھ تو عبرت چاہیے نفسِ لعیں[2]

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

یوں نہ اپنے آپ کو بیکار رکھ　　آخرت کے واسطے تیار رکھ
غیرِ حق سے قلب کو بیزار رکھ　　موت کا ہر وقت استحضار[3] رکھ

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

---

[1] نقش و نگار والا سانپ یعنی دُنیا کا عیش و آرام　　[2] قابلِ لعنت
[3] دھیان

تو سمجھ ہرگز نہ قاتل مَوت کو　　زندگی کا جان حاصل مَوت کو
رکھتے ہیں محبُوب عاقل مَوت کو　　یاد رکھ ہر وقت غافِل مَوت کو

ایک دن مرنا ہے آخر مَوت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر مَوت ہے

تُو ہے اِس عبرت کدہ[1] میں بھی مگن　　گو ہے یہ دار المحن[2] بیت الحزن[3]
عقل سے خارج ہے یہ تیرا چلن　　چھوڑ غفلت عاقبت اندیش[4] بن

ایک دن مرنا ہے آخر مَوت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر مَوت ہے

یہ تری غفلت ہے بے عقلی بڑی　　مُسکراتی ہے قضا سر پر کھڑی
مَوت کو پیشِ نظر رکھ ہر گھڑی　　پیش آنے کو ہے یہ منزل کڑی

ایک دن مرنا ہے آخر مَوت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر مَوت ہے

---

[1] عِبرت کی جگہ مراد دُنیا　[2] محنتوں کی جگہ　[3] غم کا گھر
[4] انجام سوچنے والا۔

گِرتا ہے دُنیا پہ تُو پروانہ وار　　گو تجھے جلنا پڑے انجام کار
پھر یہ دعویٰ ہے کہ ہم ہیں ہوشیار　　کیا یہی ہے ہوشیاروں کا شعار[1]

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

حیف[2] دُنیا کا تو ہو پروانہ، تُو　　اور کرے عقبیٰ کی کچھ پروا، نہ تُو
کِس قدر ہے عقل سے بیگانہ تُو　　اِس پہ بنتا ہے بڑا فرزانہ[3]، تُو

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

دارِ فانی کی سجاوٹ پر نہ جا　　نیکیوں سے اپنا اصلی گھر سجا
پھر وہاں بس چین کی بنسی بجا　　اِنَّہٗ قَدْ فَازَ فَوْزًا مَنْ نَجَا[4]

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

---

[1] طریقہ　[2] افسوس　[3] عقلمند　[4] وہ یقیناً کامیاب ہو گیا جس نے نجات حاصل کرلی۔

کجروؤں[1] کی یہ چٹک اور یہ مٹک　　دیکھ کر ہرگز نہ رستے سے بھٹک
ساتھ ان کا چھوڑ ہاتھ اپنا جھٹک　　بھول کر ہرگز نہ پاس انکے پھٹک

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

یہ تری مجذوب حالت اور یہ سن[2]　　ہوش میں آ اب نہیں غفلت کے دن
اب تو بس مرنے کے دن ہر وقت گن　　کس کہ مر در پیش[3] ہے منزل کٹھن

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

کر تو پیری[4] میں نہ غفلت اختیار　　زندگی کا اب نہیں کچھ اعتبار
حلق پر ہے موت کے خنجر کی دھار　　کر بس اب اپنے کو مُردوں میں شمار

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

---

[1] غلط راہ پر چلنے والے، مراد بے دین　[2] عمر　[3] آنے والی

[4] بڑھاپا۔

خانۂ رنگیں ہے یہ دارِ جہاں، طفلِ ناداں بن کے رِیجھ اِس پہ نہ ہاں
واہ تُو نے دل لگایا ہے کہاں؟ تجھ کو رہنا ہی ہے کِتنے دن یہاں

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

یہ تیری پیرانہ مستی تا بہ کے یہ تیری شہوت پرستی تا بہ کے
یہ تیرا گھر اور گھر ستی تا بہ کے تا بہ کے یہ تیری ہستی تا بہ کے

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

ترک اب ساری فضولیات کر یُوں نہ ضائع اپنے تُو اوقات کر
رہ نہ غافل، یادِ حق دن رات کر ذِکر و فِکرِ ہاذم اللّذّات[1] کر

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

---

[1] لذّتوں کو مٹانے والی یعنی موت۔

درسِ عبرت

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے　　مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے　　جو معمور[1] تھے وہ محل اب ہیں سُونے[2]

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے　　مکیں ہو گئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے　　زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

۱۔ آباد
۲۔ ویران

زمیں کے ہوئے لوگ پیوند کیا کیا   مُلوک[1] و حضُور و خداوند کیا کیا

دکھائے گا تُو زور تا چند کیا کیا   اجل نے پچھاڑے تنومند[2] کیا کیا

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

اجل[3] نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا   اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا

ہر اک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا   پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہاں ہر خوشی ہے مُبدّل[4] بہ صد غم   جہاں شادیاں تھیں وہیں اب ہیں ماتم

یہ سب ہے طرف انقلاباتِ[5] عالم   تری ذات ہی میں تغیّر ہیں ہر دم

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

---

۱ بادشاہ   ۲ طاقتور   ۳ موت   ۴ تبدیل ہونے والی

۵ تبدیلیاں

تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا | جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں[1] بنایا
بڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا | اجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

یہی تجھ کو دُھن ہے رہُوں سب سے بالا | ہو زینت نرالی، ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا | تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل[2] بھی | جہاں تاک میں نہ کھڑی ہو اجل بھی
بس اب اپنے اِس جہل سے تو نکل بھی | یہ طرزِ معیشت[3] اب اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

---

[1] دیوانہ   [2] جگہ
[3] زندگی کا طریقہ

یہ دُنیائے فانی ہے محبوب[1] تجھ کو ہوئی واہ کیا چیز مرغوب[2] تجھ کو
نہیں عقل اتنی بھی مجذوب تجھ کو سمجھ لینا اب چاہیئے خوب تجھ کو

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

بڑھاپے سے پا کر پیام[3] قضا بھی نہ چونکا نہ چیتا نہ سنبھلا ذرا بھی
کوئی تیری غفلت کی ہے انتہا بھی جنوں[4] تا بکے ہوش میں اپنے آ بھی

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

نہ دِلدادہ[5] شعر[6] گوئی رہے گا نہ گرویدہ شہرہ[7] جوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا رہے گا تو ذکرِ نکوئی[8] رہے گا

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

---

[1] پیاری [2] پسندیدہ [3] موت کا پیغام [4] دیوانگی کب تک؟
[5] عاشق [6] شعر کہنا [7] شہرت طلب کرنا [8] اچھا ذِکر

جب اس بزم[1] سے اُٹھ گئے دوست اکثر اور اُٹھتے چلے جارہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیونکر

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

جہاں میں کہیں شورِ ماتم بپا[2] ہے کہیں فقر و فاقہ سے آہ و بُکا ہے
کہیں شکوہ جور[3] و مکر و دغا ہے غرض ہر طرف سے یہی بس صدا ہے

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

---

[1] محفل یعنی دُنیا [2] بُلند
[3] ظلم

کل ہوس اس طرح سے ترغیب دیتی تھی مجھے
خوب مُلکِ رُوس ہے اور کیا زمینِ طوس ہے

گر میسّر ہو تو کیا عشرت سے کیجے زندگی
اِس طرف آوازِ طبل، اُودھر صدائے کوس ہے

سُنتے ہی عبرت یہ بولی اِک تماشا میں تجھے
چل دکھاؤں تُو تو قیدِ آز کا محبُوس ہے

لے گئی یک بارگی گورِ غریباں کی طرف
جس جگہ جانِ تمنّا سو طرح مایُوس ہے

مرقدیں دو تین دِکھلا کر لگی کہنے مجھے
یہ سکندر ہے یہ دارا ہے یہ کیکاؤس ہے

ایک اللہ والے کی عجیب و غریب

نصیحت

حضرت اقدس حاجی محمد شریف صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ خلیفہ مجاز حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

زندگی گزارنے کا طریقہ کتاب (قرآن) اور سُنّت کا اِتباع ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طلب میں بے چین رہنا چاہیئے۔ اُن ہی کی دُھن اُن ہی کا دھیان۔ بس یہی دین ہے۔ کسبِ دُنیا ناجائز نہیں مگر دِل اُدھر ہی لگا رہنا چاہیئے۔ ہر سانس ایک بیش قیمت جواہر اور گویا بھرپور خزانہ ہے جِس سے اَبَدی سعادت حاصل ہو سکتی ہے اور جب عمر پوری ہو گی تو آخرت کی تجارت ختم ہو گی۔ وقت کو خُدا کی نعمت سمجھ کر اس کی قدر کرنا چاہیئے۔ آنکھ بند ہوتے ہی وقت ضائع کرنے کا پتہ چل جائے گا۔ پھر حسرت ہو گی مگر یہ حسرت کام نہ آئے گی۔ پھر دار الحساب ہو گا وہاں عمل نہیں۔ اب ہم دار العمل میں ہیں اُس حساب کی تیاری کر لینا چاہیئے۔ تمام تحقیقات تدقیقات دھری رہ جائیں گی۔ جس نے سب غموں کو ایک غم بنا لیا اور وہ ہے غمِ آخرت تو اللہ تعالیٰ اس کے دُنیاوی غموں کے لیے بھی کافی ہو جاتے ہیں اور جِس نے سب غموں کو اَپنے اوپر سوار کر لیا۔ حق تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کِس وادی میں ہلاک ہوتا ہے۔

آخر موت ہے

بہرِ غفلت یہ تیری ہستی نہیں
دیکھ جنّت اس قدر سستی نہیں

رہ گذرِ دنیا ہے یہ بستی نہیں
جائے عیش و عشرت و مستی نہیں

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

مجذوب رحمۃُ اللہ علیہ

خلاصۂ طریقِ عشق

طُرقِ عشق جو ہیں سب کا خُلاصہ اے دل

بس یہ ہے دوست سے غافل نہ کسی آن رہے

اس کا اِک گر تجھے تلقین کیے دیتا ہوں

ذکر اور فکر رہے دُھن رہے اور دھیان رہے

مجذوب رحمۃ اللہ علیہ